کوئی چیز سرے سے پائی ہی نہ جاتی ہو اور ہو وہ مفید تو اسے بھی مان لینا چاہیے۔ غور و فکر صرف وہاں ضروری ہے جب کہ کتاب و سنت یا فقہ میں صریحاً اس کے خلاف مواد موجود ہو۔

عائلی قوانین میں ہمیں کوئی بات ایسی نظر نہیں آتی جو کتاب و سنت کے خلاف ہو اور جس کا شرعی ثبوت فقہاء کے اقوال میں موجود نہ ہو۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک آدھ جگہ مرجوح کو ترجیح دی گئی ہے۔ لیکن مرجوح کو عصری تقاضوں کی خاطر قبول کر لینا ایک ایسا اصول ہے جسے کسی دور میں بھی قابلِ رد نہیں سمجھا گیا ہے۔ ہم شروع سے عائلی قوانین کے حامی بلکہ محرک رہے ہیں اور بار بار یہ گزارش کرتے ہیں کہ ان کے لیے پورے شرعی دلائل موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ہر قانون معاشرہ کی ضروریات کے لیے نافذ کیا جاتا ہے اور یہ کوئی ایسا قرآنی حکم نہیں ہوتا جس میں کوئی ردّ و بدل نہ ہو سکے۔ تجربے کے بعد اس میں جہاں سقم ثابت ہو اسے بعد میں بدلا جا سکتا ہے اس پر کسی ہنگامے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

جب قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کو پیش کیا گیا تو اس کی غالب اکثریت نے اسے قبول کر لیا اور اب تقاضائے انصاف یہ ہے کہ مخالفین قانون کا احترام قائم رکھیں اور توہینِ قانون کر کرکے فتنہ و فساد نہ پھیلائیں اور نہ تفریقِ امت کا گناہ اپنے سر لیں بلکہ اپنی قیمتی توانائیوں کو مفید اصلاحی کاموں میں لگائیں۔

مسلم لیگ اور تحریکِ پاکستان کے ایک ممتاز ترین رہنما، عوامی لیگ کے قائد، پاکستان کے مشہور سیاست دان اور سابق وزیرِ اعظم جناب حسین شہید سہروردی کی وفات ملک و ملت کا ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ ملک کے گوشے گوشے میں سہروردی صاحب کا سوگ منا کر پوری قوم نے ان کی خدمات کا اعتراف کیا اور ان کی تدفین کے دن صدرِ مملکت کے حکم سے قومی پرچم سرنگوں کر دیے گئے۔

سہروردی صاحب ایک ایسے خاندان کے فرد تھے جو اپنی علمی روایات کے لیے مشہور تھا اور انھوں نے اپنی ملی خدمات سے اس خاندان کی عزت و شہرت میں چار چاند لگا دیے۔ حصولِ آزادی اور ملی مفاد

کے تحفظ کے لیے سہروردی صاحب تقریباً نصف صدی تک کام کرتے رہے۔ انھوں نے تحریک خلافت میں نمایاں حصّہ لیا۔ بنگال میں مسلم لیگ کو منظم و مستحکم کیا۔ حصولِ پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظم کے رفیق و مددگار رہے۔ تقسیم ہند کے بعد بھارتی مسلمانوں کو ہندو اکثریت کے ظلم و استبداد سے بچانے اور ملک گیر فسادات کو روکنے کی کوشش کرتے رہے اور پاکستان آنے کے بعد حزبِ مخالف کے قائد، وزیرِ قانون، اور وزیرِ اعظم کی حیثیت سے بہت اہم خدمات انجام دیں۔ سہروردی صاحب کی وفات سے پاکستان کی قومی زندگی میں ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جو آسانی سے پُر نہیں ہوسکتا۔ یہ قوم کی بڑی بدقسمتی ہے کہ جنگِ آزادی میں قائدِ اعظم کے رفیق تو یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جا رہے ہیں لیکن نئی نسل کے نوجوانوں میں کوئی لیاقت، کوئی نشتر، کوئی سہروردی بنتا نظر نہیں آتا۔